بقلم: شیخ محمد شریف بلغاری

عصر حاضر میں نوجوانوں کی ذمہ داریاں

زمانہ طالب علمی میں "ھانحن الشباب!! این قائدنا" کے عنوان پر مقالہ لکھنے کے لئے خطہ تیار کیا مواد کی تلاش میں مختلف لائبریریوں کا رخ کیا تو ایک کتاب "دور الشباب فی حمل رسالہ الاسلام" ہاتھ لگی اس کا مطالعہ کیا تو ایک حد تک دل کی ارمان پوری ہوئی۔ اس کتاب کے اہم اقتباسات کو اردو کا قالب دے کر نذر قارئین کئے دیتا ہوں.....

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوجوانوں کو تبلیغ کی امانت کی ادائیگی کے لئے تیار کرنے میں بہت سے حالات و مناسبات میں قیمتی فرمودات ارشاد فرمائے جیسے کہ آپ نے نوجوانوں کے دلوں میں اللہ کا خوف پیدا کرنے کے لئے فرمایا:۔

"ان اللہ لیعجب من الشباب الذی لیست لہ صبوۃ" (1) اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو پسند فرماتا ہے جس میں کم عمری کی نادانی نہ ہو۔

اور نوجوانوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت و اطاعت کو لازم پکڑنے' حوادثات اور خوف کے وقت اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کرنے کی اہمیت جتلانے کے لئے فرمایا:۔

"سبعۃ یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لاظل الاظلہ (وعدمنھم) شاب نشا فی عبادۃ اللہ" (2) اللہ تعالیٰ سات قسم کے لوگوں کو قیامت کے دن اپنے سائے میں جگہ دے گا ان میں سے ایک وہ نوجوان ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پرورش پائی ہو۔

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوجوانوں کو وقت کو غنیمت جاننے کی طرف توجہ دیتے ہوئے فرمایا:۔

"اغتنم خمسا قبل خمس حياتك قبل موتك وصحتك قبل سقمك و فراغك قبل شغلك و شبابك قبل هرمك وغناك قبل فقرك" (3) پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جان لو زندگی کو موت سے پہلے، صحت کو بیماری سے پہلے، فراغت کو مصروفیت سے پہلے، نوجوانی کو بڑھاپے سے پہلے، اور مالداری کو فقیری سے پہلے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوجوانوں کو احساس ذمہ داری دلاتے ہوئے قیامت کے دن رب العالمین کے سامنے جواب دہ ہونے کے بارے میں فرماتے ہیں:-

"لا تزول قدما عبد يوم القيامة حتى يسال عن اربع عن عمره فيما افناه وعن شبابه فيما ابلاه وعن ماله من اين اكتسبه وفيما انفقه، وعن علمه ماعمل فيه" (4) روز قیامت بندے کا قدم اس وقت تک حرکت نہیں کرسکے گا جب تک اس سے چار چیزوں کے بارے میں پوچھا نہ جائے اس کی عمر کے بارے میں کہ اسے کس چیز میں ضائع کی، اس کی جوانی کے متعلق کہ اسے کس چیز میں ختم کی، اور اس کے مال کے بارے میں کہ اسے کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اور اس کے علم کے بارے میں کہ کس حد تک عمل کیا۔

نوجوانوں کے نفوس کو نشہ و انحراف سے بچانے اور شادی کرکے عزت نفس کو بچانے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

"يا معشر الشباب من استطاع منكم الباءة فليتزوج فانه اغض للبصر واحصن للفرج" (5) اے نوجوانوں کی جماعت اگر تم میں سے کسی کو شادی کی قدرت ہو تو اسے ضرور شادی کرلینی چاہئے، کیونکہ یہ آنکھیں نیچے رکھنے اور بدکاری سے بچنے کا ذریعہ ہے۔

بھائیو یہ ہیں وہ اصلاحی تعلیمات جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوجوانوں کو صحیح مسلمان بنانے، انسانی شخصیت اور اجتماعی ذہن بنانے کے لئے دیں، اس نہج پر نوجوانوں کی تربیت کا مقصد یہ تھا کہ مسلم نوجوان روحانی، اخلاقی، عقلی، جسمانی، نفسیاتی اور تمام شخصی کمالات سے مزین ہوسکیں، ان تمام اوصاف کو وہ پوری طور پر اپنے اندر سموئیں تو نوجوان دین اسلام کی امانت کو اٹھانے میں زیادہ پر عزم اور مسئولیت کی ادائیگی میں طاقتور اور مبادی اسلام کے التزام کرنے میں زیادہ قوی ہوں گے۔ اس طرح بغیر کسی کمزوری و عاجزی کے اس دور کے مختلف فتنوں کا مقابلہ کرنے میں کسی قسم کے یاس و قنوط ان کے قدم ڈگمگا نہ سکیں گے اس طرح نوجوان ثابت قدم، پختہ مومن، مجاہد اور اسلام کے

پیغام کی ادائیگی میں استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے عزت کی زندگی یا شہادت کی موت کے لئے تیار رہیں گے۔ نوجوان نسل ہر زمانے میں اور ہر جگہ تاریخ کے ہر دور میں امت اسلامیہ کا ستون رہا ہے اور اسلام کی عزت و ترقی کا منبع دین کی علمبرداری اور اس کے لشکر کی کمان بھی نوجوانوں کے ہاتھوں میں ہی رہی ہے۔

اے میرے غیور مسلمان جوانو وہ مومن گروہ جو ابتدائے اسلام میں دار ارقم میں تھا' وہ کون لوگ تھے؟ وہ نوجوان ہی تھے' انکی آنکھیں شرم سے جھکی ہوئی' ان کے پاؤں باطل سے دور' کثرت عبادت سے پتلے' بااخلاق' صبر کرنے والے اور ان کا کام تبلیغ و جہاد تھا۔ کیا جانتے ہو۔ اے نوجوانو اسی مومن گروہ کے ہاتھوں سے جنھوں نے مدرسہ نبوی سے تربیت پائی' انھی کے ذریعے اسلام نے انسانیت کے اندر اپنے جھنڈے کو بلند کیا' اور اسلام کے تسلط نے زمین میں وسعت پائی اور دنیا جہاں میں اس کی دعوت عام ہوئی' اور ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہوئی' اور یہ کمال شباب کا دور ہوتا ہے' اور حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے 3 سال چھوٹے تھے' اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مسلمان ہوئے تو 27 سال کے تھے' اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھوٹے تھے' اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ تمام سے چھوٹے تھے۔

اسی طرح عبداللہ بن مسعود' سعید بن زید' عبدالرحمٰن بن عوف' بلال بن رباح' مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہم وغیرہ دیگر سینکڑوں بلکہ ہزاروں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نوجوان تھے' یہی وہ نوجوان ہیں جو صف اول کے داعیوں میں سے تھے' جنھوں نے دعوت الی اللہ کے جھنڈے کو اٹھایا' اور جہاد مقدس کے علم کو بلند کیا' اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھوں بہت بڑی مدد عطا کی اور بہت بڑی سلطنت بخشی' اس زمانے کی دونوں بڑی مملکتوں فارس و روم کو زیر کرنا اور شام و مصر' عراق" طرابلس اور شمالی افریقہ کو اسلام کے عادلانہ نظام میں داخل کرنا نوجوانوں کے ہاتھوں میں تھا یہ تمام کامیابیاں خلفاء راشدین کے زمانے میں 30 سال کے عرصے میں حاصل ہوئیں۔

بنو امیہ کے عہد میں مملکت اسلامیہ کمال کو پہنچی' یہاں تک کہ ان کی فوج سندھ' ہندوستان اور ترکستان کے شہروں میں داخل ہوتی ہوئی شرقاً چین کی حدود تک پہنچی اور غرباً یورپ میں بلاد اندلس میں داخل ہوئی۔ یہاں تک کہ ہارون الرشید نے دنیا کو اسلامی مملکت کی وسعت سے آگاہ

کرتے ہوئے بتایا کہ "اے بادل تو جہاں برسنا چاہے برس تیرا خراج مجھ تک ہی پہنچے گا" اور فتوحات اسلامیہ دیار مغرب کے آخری حدود تک پہنچیں۔ اور عقبہ بن نافع نے اپنا گھوڑا محیط الاطلس میں ڈال کر سمندر سے مخاطب ہو کر کہا "اللہم رب محمد لولا ھذا البحر لفتحت الدنیا فی سبیل اعلاء کلمتك .... اللہم فاشھد ...." اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رب اگر یہ سمندر نہ ہوتا تو میں آپ کے کلمے کو بلند کرنے کے لئے پوری دنیا کو فتح کرتا .... اے اللہ تو گواہ رہ .... اور قتیبہ باہلی مشرق کے آخر تک پہنچا اور چین میں داخل ہوئے بغیر واپس ہونے سے انکار کیا تو ان کے ساتھیوں میں سے کسی نے اسے ڈراتے ہوئے اور اس پر شفقت کرتے ہوئے کہا "لقد اوغلت فی بلاد الترك یا قتیبة والحوادث فی اجنحة الدھر تقبل و تدبر ...." اے قتیبہ آپ ترک علاقوں میں داخل ہوئے ہیں اور آلام و مصائب زمانے کے پروں پر آتے اور جاتے رہتے ہیں .... قتیبہ نے کمال حرارت ایمانی سے جواب دیتے ہوئے کہا:

"بثقتی بنصر اللہ توغلت، و اذا انقضت المدة لم تنفع العدة"

میں اللہ کی مدد پر یقین رکھتے ہوئے داخل ہوا ہوں، اور جب مدت ختم ہو جاتی ہے تو تیاری کچھ فائدہ نہیں دیتی۔ اور جب اس ڈرانے والے نے قتیبہ کا اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے عزم صمیم دیکھا کہ وہ آگے بڑھنے اور زمین میں جہاد کرنے پر مصر ہے .... تو اسے کہا:

"اسلك سبیلك حیث شئت یا قتیبة فھذا عزم لا یغلہ الا اللہ"

اے قتیبہ اپنے راستے پر جہاں جانا چاہتے ہو چلو اس عزم کو اللہ کے علاوہ کوئی کند نہیں کر سکتا۔

یہ تمام فتوحات نوجوانوں کے ایمان، عزم، قربانی اور جہاد کے بغیر حاصل نہیں ہوئیں۔ ان نوجوانوں کی پکار "اللہ اکبر" تھی، جہاد ان کا راستہ، اللہ کے راستے میں موت ان کی بڑی تمنا تھی .... انہی بہادروں، سخت جان نوجوانوں اور نام وروں کے بارے میں شاعر اسلام محمد اقبال نے کیا ہی خوب کہا:۔

پر ترے نام پہ تلوار اٹھائی کس نے
بات جو بگڑی ہوئی تھی وہ بنائی کس نے

تھے ہمیں ایک ترے معرکہ آراؤں میں
خشکیوں میں کبھی لڑتے کبھی دریاؤں میں

دیں اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں
کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں

شان آنکھوں میں نہ جچتی تھی جہانداروں کی
کلمہ پڑھتے تھے ہم چھاؤں میں تلواروں کی

ہم جو جیتے تھے تو جنگوں کی مصیبت کے لئے
اور مرتے تھے تیرے نام کی عظمت کے لئے

تھی نہ کچھ تیغ زنی اپنی حکومت کے لئے | سربکف پھرتے تھے کیا دہر میں دولت کیلئے
قوم اپنی جو زر و مال جہاں پر مرتی | بت فروشی کے عوض بت شکنی کیوں کرتی
ٹل نہ سکتے تھے اگر جنگ میں اڑ جاتے تھے | پاؤں شیرونکے بھی میدان سے اکھڑ جاتے تھے
تجھ سے سرکش ہوا کوئی تو بگڑ جاتے تھے | تیغ کیا چیز ہے؟ ہم توپ سے لڑ جاتے تھے

نقش توحید کا ہردل پہ بٹھایا ہم نے
زیر خنجر بھی یہ پیغام سنایا ہم نے

وہ لوگ رضی اللہ عنہم اسی طرح تھے اور ان کے بعد آنے والوں کو بھی اسی طرح ہونا چاہئے

اے مسلم نوجوانو! اگر آپ اپنے دین کی نصرت چاہتے ہوں اور مسلم امت کی عزت چاہتے ہوں اور تمام مسلمانوں کو متحد و مضبوط کرنا چاہتے ہوں تو اللہ تعالیٰ کے لئے ایسا کرنا کوئی مشکل نہیں ہے۔ اے نوجوان بھائیو! نوجوانوں کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ اپنا کام کرسکیں' اور اپنی ذمہ داری ادا کرنے کے لئے اٹھ سکیں اور اپنے پیغام کو دوسروں تک پہنچاسکیں۔ جب تک ان کی عملی' تبلیغی اور اجتماعی شخصیت مکمل نہیں ہوجاتی.... ایک نوجوان کو اپنے اندر دعوتی شخصیت نکھارنے کے لئے درج ذیل عوامل کا زیادہ تر خیال رکھنا چاہئے:۔

1۔ نوجوان یہ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو کس مقصد کے لئے پیدا فرمایا ہے۔
2۔ نوجوان عالم اسلام کو لاحق خطرات کا ادراک کریں۔
3۔ نوجوان نصرت الٰہی کا نیک شگون رکھیں اور یاس و قنوط کے احساس کو ختم کریں۔
4۔ نوجوان تاریخ اسلام میں جو بڑے لوگ گزرے ہیں انہیں اپنا آئیڈیل بنائیں۔
5۔ نوجوان مبلغ اور تبلیغ کی فضیلت کو جان لیں۔
6۔ نوجوان دوسروں پر اثر کرنے کا بہترین اسلوب جان لیں۔
7۔ نوجوان قضاء و قدر کے عقیدے کو اپنے اندر جاگزین کرلیں۔

ان نقاط کو ذرا تفصیل اور دلیل کے ساتھ درج ذیل بیانات میں سمجھئے:۔

1۔ نوجوانو! اللہ تعالیٰ نے آپ کو مطلق طور پر اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ "الذاریات" میں فرمایا "وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون" (6) میں نے جن وانس کو سوائے اپنی عبادت کے کسی اور چیز کے لئے پیدا نہیں کیا ہے۔

نوجوانو اللہ تعالیٰ کی اس مطلق عبادت کے کیا معنی ہیں؟ اس کے معانی میں سے قول و فعل میں اللہ کے لئے نیت کو خالص کرنا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ "البینہ" میں فرمایا ہے:۔

"وما امروا الالیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء ویقیمواالصلاۃ ویوتوالزکاۃ وذلک دین القیمۃ" (7) انہیں حکم نہیں دیا گیا مگر وہ اللہ کی عبادت کریں دین کو اسی کے لئے خالص کرکے یکسو ہو کر اور نماز قائم کریں زکوۃ دیں۔ اور یہی صحیح دین ہے۔

عبودیت کے معانی میں سے اللہ کے حکم کی تابعداری کرنا' اور اللہ کے بتائے ہوئے طریقوں کو لازم پکڑنا ہے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران میں فرمایا:۔

"ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین" (8) جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں گھاٹا پانے والوں میں سے ہوگا۔

عبودیت کے معانی میں سے دوستی و محبت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں سے کرنا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدہ میں فرمایا ہے۔

"انما ولیکم اللہ رسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلاۃ ویوتون الزکاۃ وھم راکعون ومن یتول اللہ و رسولہ و الذین آمنوا فان حزب اللہ ھم الغالبون" (9) بے شک آپ لوگوں کے دوست اللہ اور اس کے رسول اور مومن لوگ ہیں۔ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور وہ رکوع کرتے ہیں اور جو اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں سے دوستی رکھے گا پس بے شک اللہ کا گروہ ہی غالب آنے والا ہے۔

عبودیت کے معانی میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس مشن کو ادا کرنے کا مسلمانوں کو مکلف بنایا ہے اسے پہچاننا ہے۔ وہ مشن یہ ہے کہ ہر مسلمان لوگوں کو بندوں کی عبادت سے اللہ کی عبادت کی طرف بلائے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے لئے اٹھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ آل عمران میں فرمایا ہے:۔ "کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکرو تومنون باللہ" (10) تم بہترین امت ہو جسے لوگوں کے لئے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے کے لئے نکالے گئے ہو اور تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔

جب رستم نے ربعی بن عامر سے پوچھا کہ تم اپنے گھروں سے کیوں نکلتے ہو اور ہمارے علاقوں

میں جنگ کیوں کرتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا:۔

"لقد ابتعثنا الله لنخرج الناس عن عبادة العباد الى عبادة الله ومن ضيق الدنيا الى سعتها ومن جور الاديان الى عدل الاسلام" ہمیں اللہ نے اس لئے بھیجا ہے کہ ہم لوگوں کو بندوں کی عبادت سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف نکالیں۔ اور دنیا کی تنگی سے اس کی وسعت کی طرف لے جائیں اور ادیان کے ظلم و زیادتیوں سے اسلام کے عدل کی طرف لے جائیں۔

2۔ نوجوان عالم اسلام کو لاحق خطرات کا ادراک کریں:۔

نوجوانو ان امور میں سے جنکا تدارک اچھی طرح کرنا ضروری ہے' وہ یہ ہے کہ صیہونی' ماسونی' صلیبی' کمیونسٹ' اہل تبشیر اور استعماری لوگ اپنے گھونسلوں سے جو پروگرام بناتے ہیں۔ وہ شمار سے باہر ہیں۔ اور یہ تمام تخطیطات اسلامی ماحول کو شراب' جنس پرستی' شہوت' کے اسباب کو بے لگام چھوڑنا اور اندھی تقلید کی طرف لے جاکر خراب کرنا ہے

ان سازشیوں کے نزدیک عورت اس جنسی ہیجان کی طرف دعوت دینے کے لئے بہترین آلہ ہے اور یہ صنف نازک ہی ہے جو بغیر کسی سوچ و فکر کے اس فتنے کو ابھارنے کے لئے مناسب ہے۔ اور یہ عورت ہی ہے جو اخلاق کو خراب کرنے کے لئے مناسب و موثر ہے۔

ایک فاجر ماسونی شخص کا یہ کہنا ہے کہ (ہم پر عورت کو حاصل کرنا واجب ہے۔ جب یہ عورت ہماری طرف اپنا ہاتھ بڑھائے گی تو اس کے ساتھ زنا ہو گا تو دین کی مدد کے لئے نکلی ہوئی فوج منتشر ہو گی

استعماری اقطاب میں سے کسی کا یہ کہنا ہے کہ (شراب کا گلاس اور گانے والی عورت امت محمدیہ کو ختم کرنے کے لئے ایک ہزار توپ سے بہتر ہے۔ پس انہیں مادیت اور شہوت کی محبت میں غرق کرو۔

اور قس "ذویمر" نے مبشرین کی کانفرنس جو قدس میں جبل زیتون میں منعقد ہوئی اس میں کہا "تم نے مسلمان علاقوں میں ایک ایسی نسل تیار کی ہے جو اللہ کے ساتھ اپنے رابطے کو نہیں جانتی اور نہ یہ جاننا چاہتی ہے۔ کہ تم نے مسلمانوں کو اسلام سے نکالا ہے اور دین مسیح میں داخل نہیں کیا' اس طرح یہ نسل جو استعماری چاہتے تھے اسی طرح ہوئی ہے' جو دین اسلام کے بڑے بڑے امور کا اہتمام

نہیں کرتے ہیں۔ راحت اور سستی کو پسند کرتے ہیں وہ اپنی سوچ کو شہوت کے علاوہ دنیا میں صرف نہیں کرتے' جب کوئی علم سیکھتا ہے تو شہوت کے لئے جب مال جمع کرتا ہے تو شہوت کے لئے جب بڑے بڑے منصب پر فائز ہوئے ہیں تو بھی شہوت کے لئے"

اشقیاء صیہون کے "پروتوکول" میں آیا ہے۔ (ہر جگہ اخلاق کو گرانے کے لئے کام کرنا چاہئے اس طرح مسلمانوں پر ہمارا تسلط جمانا آسان ہوگا۔ بے شک "فروید" ہم سے ہے جنسی تعلقات کو سورج کی روشنی میں پیش کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ نوجوانوں کے دلوں میں کوئی چیز مقدس نہ رہے' اور ان کی پوری سوچ و فکر جنسی غریزہ کو بجھانا ہو جائے' تب نوجوان اخلاقی گراوٹ کا شکار ہو جائیں گے۔

کیمونسٹ اپنے پوشیدہ و ثائق میں کہتے ہیں (دینی روابط کو توڑنا اور دین کو ختم کرنا' مساجد و کنیسوں کو گرانے سے نہیں ہوتا' اس لئے کہ دین ضمیر میں پوشیدہ ہوتا ہے بلکہ اشتراکی سیادت اور اس کا حکم مسلط ہونے کے بعد لوگوں کے دلوں سے دین خود بخود نکل جاتا ہے۔

دین کو گرانے کے لئے ہمیں مختلف قصے' ڈرامے' محاضرات' پمفلٹ و مجلّات' اور مختلف مئولفاف سے کام لیتے ہوئے الحاد کو عام کرنا ہوگا۔ اور اس کی طرف لوگوں کو دعوت دینا ہوگا تاکہ وہ ان ہی چیزوں کو تسلط جمانے والا خدا بنائیں۔ (11)

کیمونسٹ یہ تمام وسائل عالم اسلام میں ترویج دینے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ نوجوانوں کے دلوں میں کوئی چیز مقدس نہ رہ سکے' یہاں تک مسلم بچے الحاد و حیوانیت کے کیچڑ میں ڈبکی لگائیں۔

نوجوانو ان تمام مخالف طاقتوں' روند ڈالنے والے پروگراموں کے پیچھے عالمی یہودی سازش کارفرما ہے۔ اس لئے کہ یہودیوں نے ماورا الطبیعی افکار' اخلاقی گراوٹ' دینی شعائر کو مٹانے والے باطل طریقوں کو اپنے اوپر لازم قرار دے رکھا ہے۔ تاکہ عقیدہ و افکار اور اخلاقی طور پر دنیا کو خراب کر کے رکھ سکیں اور اس کے ذریعے سے یہود اپنی قیادت و تسلط دوسروں پر جما سکیں۔

وہ کہتے ہیں کہ یہی لوگ یہودی "فروید" کے افکار کی ترویج چاہتے ہیں جو ہر چیز کی تفسیر انسانی سلوک میں جنسی ہیجان پیدا کرنے سے کریں

وہ لوگ یہودی "کارل مارکس" کے خیالات کی ترویج چاہتے ہیں جنہوں نے بہت سوں کے دل' ضمیر و عقل کو خراب کیا' تمام ادیان کو باطل قرار دیا اور عقیدہ الوہیت پر حملہ کیا۔

اور "نیتشہ" کے آراء کی ترویج چاہتے ہیں جس نے اخلاق کو الغاء کیا اور ہر انسان کو راحت

حاصل کرنے کے لئے ہر چیز کے کرنے کو جائز قرار دیا۔ اگرچہ قتل، تخریب کاری کے ذریعہ سے ہی کیوں نہ ہو۔

نوجوانو یہودیوں نے انسانی اخلاق کے بگاڑ کے لئے قسم قسم کے طریقے اپنا لئے ہیں۔ ہر طرح کے اعلامی وسائل، نشر و اشاعت، ڈرامے، سینما، ریڈیو، ٹیلی ویژن کے پروگرام پروپیگنڈا مشن چلانے والوں کے ذریعے انسانیت کو خراب کرنے کا کام لے رہے ہیں۔ اور یہ لوگ اپنے مکر و خباثت سے عام لوگوں کو عام ثقافت، مختلف فنون، تھیٹر، بدکاری کے اڈے، اور اس جیسی دوسری چیزوں کے ذریعے ایک حد تک خراب کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں اور ان یہودیوں نے اپنی چالاکی و تفریحی اشیاء کے ذریعے یورپی و امریکی اور اکثر مشرقی یونیورسٹیوں کے علم نفس و علم اجتماع کی تدریس پر تسلط جما دیا ہے تاکہ ان دونوں کے ذریعے لوگوں کے عقائد و اخلاق کو خراب کر سکیں اور تقریباً 90% تدریسی مناصب پر قبضہ جمایا ہے تاکہ پورے عالم میں ان کے لئے فکری و فلسفی قیادت حاصل ہو سکے۔

نوجوانو یہ ہیں وہ چند ظاہری پروگرام جو کہ یہودی، صلیبی، شیوعی، ماسونی، تبشیری، استعماری اڈوں سے جاری ہوئے ہیں ان تمام کا مقصد اسلامی معاشروں کو خراب کرنا، اور اسلامی ملکوں پہ قبضہ جما دینا اور مستقبل کے مومن نوجوانوں کو دشمن کا سامنا کرنے سے روکنا ہے۔ اور مسلمانوں کو اسلام سے نکال کر لادینیت و اباحیت کے تیز بہاؤ میں پھینکنا ہے۔

---

(1) رواہ احمد جلد: 4 صفحہ 151
(2) رواہ البخاری مع الفتح جلد: 7 ص: 143
(3) رواہ الحاکم
(4) رواہ الترمذی مع ترجمہ جلد: 4 صفحہ: 166
(5) رواہ البخاری مع ارشاد الساری ج: 8 ص: 5
(6) سورہ الذاریات آیۃ 56
(7) سورہ البینہ آیۃ 5
(8) سورہ العمران آیۃ 85
(9) سورہ المائدہ آیت 56
(10) سورہ العمران آیت 110
(11) کتاب "الشیوعیۃ والاسلام"